السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(رمضان میں حافظ صاحب تراویح پڑھاتے ہیں تو خطیب صاحب تراویح باجماعت ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم پچھلی رات قیام کرتے ہیں۔ تراویح باجماعت پڑھنا افضل ہے یا علیحدہ علیحدہ؟ (محمد سلیم بٹ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازِ تراویح، تہجد، صلاۃ اللیل، قیام اللیل، قیام رمضان، قیام لیلۃ القدر، صلاۃ وتر اور دیگر نوافل لیل میں تین فضیلتیں ہیں: پہلی فضیلت جگہ کی فضیلت ہے کہ ان کو گھر میں ادا کرنا مسجد میں ادا کرنے کی نسبت افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((اِنَّ أَفْضَلَ صَلَاۃُ الْمَرْئِ فِي بَیْتِہٖ اِلاَّ الْمَکْتُوبَۃَ)) 2[''تم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہوتی ہے جو اس کے گھر میں ہو مگر فرض نماز (مسجد میں پڑھنا ضروری ہے۔) '']دوسری فضیلت وقت کی فضیلت ہے کہ ان کو پچھلی رات ادا کرنا پہلی رات ادا کرنے کی بنسبت افضل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَائِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلَ الآخِرُ)) 3[''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر اُترتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں، کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔''] ٹھیک ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہنے لوگوں کو تو ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہ پر جمع فرمایا مگر خود پچھلی رات قیام کرتے اور فرماتے: ((وَالَّتِيْ یَنَامُوْنَ عَنْھَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ یَقُوْمُوْنَ)) 4[عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات کو مسجد میں گیا سب لوگ متفرق اور منتشر تھے، کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کچھ کسی کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے، اس پر عمر رضی اللہ عنہنے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ اچھا ہو گا۔ چنانچہ آپ نے یہی ارادہ کر کے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام بنا دیا، پھر ایک رات جو میں ان کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نیا طریقہ بہتر اور مناسب ہے اور (رات کا) وہ حصہ جس میں یہ لوگ سو جاتے ہیں اس حصہ سے بہتر اور افضل ہے جس میں یہ نماز پڑھتے ہیں، آپ کی مراد رات کے آخری حصہ (کی فضیلت) سے تھی کیونکہ لوگ یہ نماز رات کے شروع میں ہی پڑھ لیتے تھے۔]اور تیسری فضیلت جماعت کی فضیلت ہے کہ ان کو باجماعت ادا کرنا اکیلے ادا کرنے کی بنسبت افضل ہے کیونکہ باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس یا پچیس درجے افضل ہے۔ اگر کوئی بھائی یا بہن ان نمازوں میں تینوں فضیلتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ ان نمازوں کو پچھلی رات باجماعت گھر میں ادا کرے تو یہ تینوں فضیلتیں حاصل ہو جائیں گی۔ ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ۔

2بخاری الاذان باب صلاۃ اللیل۔ مسلم صلاۃ المسافرین باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازھا فی المسجد.

3بخاری کتاب التہجد باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل.

4بخاری صلاۃ التراویح باب فضل من قام رمضان۔ مسلم صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح.

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02 ص297

محدث فتویٰ